اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ
عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم جمعہ ۱۷ محرم الحرام ۱۳۷۹ھ

فی پرچہ ۱/

جلد ۴۸/۱۳ ۲۴ وفا ۱۳۳۸ھش ۲۴ جولائی ۱۹۵۹ء نمبر ۱۷۳

امریکہ میں موجودہ مذہبی رجحانات

مجلس خدام الاحمدیہ دارالصدر جنوبی کے زیر اہتمام ڈاکٹر خلیل احمد ناصر کی تقریر

ربوہ ۲۳ جولائی۔ کل شام احمدیہ مشن امریکہ کے مبلغ انچارج مکرم ڈاکٹر خلیل احمد صاحب ناصر ایم۔ اے۔ پی ایچ۔ ڈی نے مجلس خدام الاحمدیہ حلقہ دارالصدر جنوبی کے زیر اہتمام "مسجد محمود" میں "امریکہ میں موجودہ مذہبی رجحانات" کے موضوع پر ایک پُر مغز تقریر فرمائی۔ جس میں آپ نے جمہوری انداز فکر اور آزاد خیالی کے زیر اثر وہاں پروان چڑھنے والے متعدد جدید رجحانات پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ اور بتایا کہ اب وہاں نہ صرف متعدد عیسائی فرقوں میں باہمی تعاون کی روح بڑھ رہی ہے بلکہ مشترک مقاصد کے پیش نظر دوسرے مذاہب کے ساتھ بھی تعاون کا جذبہ دن بدن ترقی کر رہا ہے۔

جلسہ میں صدارت کے فرائض مکرم بشارت احمد صاحب بشیر نائب وکیل التبشیر نے ادا کئے۔ کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ جو مکرم مولوی محمد صدیق صاحب گورداسپوری سابق مبلغ سیرالیون نے کی۔ بعد ازاں مکرم عبدالمنان خان صاحب زعیم حلقہ دارالصدر جنوبی نے مکرم ڈاکٹر خلیل احمد صاحب ناصر کا تعارف کراتے ہوئے آپ کی ان تبلیغی خدمات کا تفصیل سے ذکر کیا۔ جو آپ نے گزشتہ چودہ سال کے دوران امریکہ میں سرانجام دی ہیں۔ بعد ازاں مکرم ڈاکٹر صاحب موصوف نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے امریکہ کے جدید مذہبی رجحانات پر نہایت عمدہ پیرائے میں روشنی ڈالی۔ آپ کا یہ خطاب پون گھنٹے تک جاری رہا جس کے اختتام پر خاصی دیر سوال و جواب کا سلسلہ بھی جاری رہا۔ بعد ازاں صاحب صدر نے ایک مختصر سی تقریر میں اس امر پر روشنی ڈالی۔ کہ خدا تعالیٰ دنیا بھر میں ایسے سامان پیدا کر رہا ہے۔ جو بالآخر دنیا میں اسلام کے غالب آنے پر منتج ہوں گے۔ اور اس کا یہ غلبہ احمدیت کے ذریعہ ہی رونما ہوگا۔

بعد ازاں صاحب صدر کی درخواست پر محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے دعا کرائی۔ اور یہ بابرکت جلسہ اختتام پذیر ہوا (مکرم ڈاکٹر خلیل احمد صاحب ناصر کی پُر از معلومات تقریر کا کسی قدر تفصیلی خلاصہ آئندہ اشاعت میں ملاحظہ فرمائیں)

— لاہور ۲۳ جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ پروگریسو پیپرز لمیٹڈ کے ایڈمنسٹریٹر مسٹر محمد سرفراز کو مغربی پاکستان کے محکمہ اطلاعات کا سکرٹری اور قومی تعمیر نو کے ادارے کا ڈائریکٹر مقرر کیا گیا ہے۔ وہ ۲ ہفتے میں موجودہ عہدے سے سبکدوش ہونے کے بعد نئے فرائض سنبھال لیں گے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

کی صحت کے متعلق اطلاع

کل حضور کو ٹانگ میں درد اور کچھ اعصابی ضعف کی شکایت رہی

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب۔ نخلہ

نخلہ ۲۲ جولائی بوقت دس بجے صبح

کل دن بھر حضور کی طبیعت ٹانگ کی درد کے باعث ناساز رہی۔ کچھ اعصابی ضعف کی شکایت بھی رہی۔ رات نیند اچھی آگئی۔ اس وقت طبیعت کل جیسی ہے۔

احباب جماعت خاص التزام سے حضور کی کامل شفایابی کے لئے نہایت درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں :۔

خاکسار:۔ (ڈاکٹر) مرزا منور احمد

بوقت ۱۰ بجے صبح ، نخلہ ۲۲ جولائی ۱۹۵۹ء

بی۔ اے (پرائیویٹ) کے امتحان میں پاس ہونیوالے احباب

ربوہ کے مندرجہ ذیل احباب نے بھی امسال پرائیویٹ طور پر بی۔ اے کا امتحان پاس کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں یہ کامیابی مبارک کرے۔ اور اسے مزید دینی و دنیوی ترقیات کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین

نمبر	نام	نمبر حاصل کردہ
(۱)	محمد احمد انور حیدرآبادی	۲۵۷
(۲)	چوہدری جلال الدین احمد	۲۲۱
(۳)	عبدالستار طاہر	۲۵۹
(۴)	عبدالماجد شاہد	۲۲۹
(۵)	محمد اسمٰعیل قاضی	۲۴۶
(۶)	محمود احمد قمر	۲۹۶
(۷)	چوہدری محمد صدیق صاحب	۲۲۶
(۸)	میر سید مسعود احمد	۱۸۴
(۹)	منیر الدین احمد	۲۶۴
(۱۰)	محمد یوسف	۲۰۳

مسٹر لال شاہ بخاری کا انتقال

کراچی ۲۳ جولائی۔ عراق میں پاکستان کے سفیر مسٹر لال شاہ بخاری کا کل بغداد میں حرکت قلب بند ہو جانے سے انتقال ہوگیا۔ ان کی میت ہوائی جہاز سے پاکستان لائی جا رہی ہے۔ صدر جنرل محمد ایوب خاں۔ وزیر خارجہ مسٹر منظور قادر اور بیگم منظور قادر نے مرحوم کے پسماندگان کو ہمدردی کا پیغام بھیجا ہے۔ مسٹر لال شاہ بخاری کی عمر ۵۲ سال تھی۔ انتقال سے تھوڑی دیر پہلے ایک سرکاری دعوت سے واپس آئے تھے :۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ — مورخہ ۲۴ جولائی ۱۹۵۹ء

الفاظ اور روح

مذہب یعنی اسلام ایک روحانی تحریک ہے۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اس کو مادی دنیا سے کوئی تعلق نہیں بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ انسان کی زندگی کو ایک خاص معنے بخشتی ہے وہ مادہ پرستی اور توہم پرستی دو متضاد کناروں کے درمیان ایک ایسا مقام ہے جس کا نام اعتدال رکھا جا سکتا ہے مادہ پرستی کے یہ معنی ہیں کہ انسان اپنی زندگی کا مقصد صرف مادی دنیا تک محدود سمجھے۔ اور مادہ سے باہر کسی ہستی کا قائل نہ ہو۔ اس کے تمام اعمال اسی مادی زندگی کے نقطۂ نظر سے سرانجام پائیں۔ اس کے خلاف توہم پرستی کے یہ معنی ہیں۔ کہ انسان مادی زندگی کو موہوم سمجھے اور زندگی کا مقصد عام زندگی کے ترک میں حاصل کرنا چاہیئے۔

انسانی فطرت اگرچہ ایک محدود دنیا میں رکھی گئی ہے۔ لیکن اس میں تخیل کے ذریعہ ان حدود سے گذر جانے کا ملکہ بھی رکھا ہے۔ اس لئے اکثر انسان مبالغہ کا شکار ہو جاتے ہیں۔ یا تو وہ یہ سمجھنے لگتے ہیں۔ کہ مادی قوتوں کی تسخیر ہی زندگی کا انتہائی مقصد ہے۔ جس قدر وہ مادی قوتوں کو اپنے استعمال میں لاتے ہیں اسی قدر وہ ترقی کے زینہ پر قدم مارتے ہیں انسانی ترقی کا ماپ تول اس کی مادی ترقی سے ہوتا ہے۔ مادی ترقی کے بغیر کوئی ترقی نہیں۔ یا اس کے متضاد یہ نظریہ ہے۔ کہ انسان کا حقیقی مقصد حیات یہ ہے۔ کہ وہ مادی زندگی سے جلد از جلد چھٹکارا حاصل کرے۔ اور زندگی دراصل روح کے لئے محض قید خانہ ہے۔ مادہ موہوم ہے مایا ہے سایہ ہے حقیقت نہیں یہ دونوں متضاد نظریئے اقوام کی تاریخ میں نمایاں طور پر چلتے آئے ہیں۔ یونانی رومی اور ہندوستانی تہذیبوں کی تاریخ کا مطالعہ کیا جائے۔ تو آپ دیکھیں گے کہ ان تمام قوموں میں ایسے وقت آئے ہیں۔ جب ان میں دونوں انتہا پسند نظریئے کام کرتے رہے ہیں۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اگر آج بھی ہم مختلف اقوام کی ذہنیت کا جائزہ لیں۔ تو دونوں انتہا پسند نظریئے صاف صاف کام کرتے ہوئے دکھائی دینگے۔ چنانچہ آپ دیکھیں گے کہ جہاں ہر قوم میں بعض لوگ ایسے بھی ملیں گے۔ جو انتہا کے مادہ پرست اور اللہ تعالیٰ کے منکر ہوں گے وہیں آپ کو ایسے لوگ بھی ملیں گے۔ جو پرلے درجہ کے توہم پرست ہوں گے۔ چنانچہ ہندوؤں میں منکرانِ خدا بھی ملتے ہیں۔ اور پتھروں۔ درختوں اور حیوانات کو پوجنے والے بھی موجود ہیں۔ نظریۂ تناسخ اسی نظریہ کی شاخ ہے۔

ان دونوں متضاد اور انتہائی نظریوں کے برخلاف مذہب یعنی اسلام ایک طرف تو ہمیں خالص مادہ پرستی سے نکالکر ایک قادر مطلق ہستی کا زندہ تصور دلاتا ہے۔ اور دوسری طرف وہ ہمیں توہم پرستی اور ترک دنیا کی الجھنوں سے نجات دلاتا ہے۔ وہ اس دنیا کو ایک ٹھوس حقیقت کے طور پر لیتا ہے۔ اور تمام کائنات کو ایک قادر مطلق خدا تعالیٰ کی مخلوقات یقین کرتا ہے۔ اور ایسا لائحۂ حیات پیش کرتا ہے کہ جس سے مادی دنیا کو نہ تو ترک کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ بلکہ اس کے بغیر اللہ تعالیٰ کی بھی عبادت نہیں ہو سکتی۔ اور نہ مادی دنیا میں ایسا انہماک ہو سکتا ہے۔ کہ انسان قادر مطلق کے وجود کا ہی انکار کر دے۔ دوسرے لفظوں میں وہ روح اور مادہ کے باہمی متعدل امتزاج کو چاہتا ہے۔ اور دونوں کو ایک دیگر کا ممد و معاون سمجھتا ہے۔ اس کے نزدیک روح اور مادہ ایک ہی کل کے اجزا ہیں۔ اور انسانی زندگی کا صحیح ارتقاء صرف اسی صورت میں ہو سکتا ہے۔ کہ دونوں کو ایک دوسرے سے الگ رکھ کر ترقی کی منازل طے کرنے کی سعی و کوشش نہ کی جائے۔ بلکہ مادی زندگی کو اس طور سے بسر کیا جائے۔ کہ جس سے نہ تو ہماری روحانی ترقی کو کوئی نقصان پہونچے۔ اور نہ ہم ان مادی نعمتوں سے محروم ہوں۔ جو اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں ارزانی فرمائی ہیں۔ اسلام کے نزدیک ان نعمتوں کا ایسا استعمال جو اللہ تعالیٰ کے احکام کے مطابق ہو ہماری حقیقی ترقی کے لئے لازمی ہے۔

ہم نے مذہب یا اسلام اس لئے کہا ہے کہ مذہب کی آخری ایڈیشن اسلام ہی ہے۔ اور مذہب ہم اس کو سمجھتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے فرستادگان وقتاً فوقتاً اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہدایت لائے ہیں۔ ہر رسول یا نبی اسلام ہی کی تعلیم لاتا رہا ہے۔ لیکن وہ اپنے زمانہ اور اپنے جغرافیائی حدود کے اندر رہنے والوں کے لئے تعلیم لاتا رہا ہے۔ بنیادی سب انبیاء علیہم السلام کی ایک ہی ہے۔ اور وہ ایمان باللہ اور ایمان بالمعاد کے مرکزی تصور کے گرد ہی گھومتی رہی ہے۔ عملاً بعض حالات اور زمانہ کی ذہنیت کے مطابق یہ تعلیم آتی رہی ہے۔ تا کہ بتدریج انسان کو اسلامی اخلاق فاضلہ کی چوٹی پر چڑھنا سکھایا جائے۔

اللہ تعالیٰ جو ہدایات حسب حال مختلف اقوام اور مختلف زمانوں میں انبیاء علیہم السلام کے ذریعہ نازل فرماتا رہا ہے۔ وہ ہدایات وقت اور مقام کے مطابق لائحہ حیات متعین کرنے کے لئے بھیجتا رہا ہے۔ البتہ مختلف اقوام اور زمانوں کے حسب حال کبھی ایک پہلو کو نمایاں کرتا رہا ہے۔ اور کبھی دوسرے پہلو کو لیکن بعد میں لوگ مرکزی تعلیم کو نظر انداز کر کے صرف ایک ہی پہلو پر زور دیتے رہے ہیں۔ جس سے تضاد کی صورتیں پیدا ہوتی رہی ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے لئے حضرت موسےٰ کو ایک شریعت عطا فرمائی۔ بعد میں بنی اسرائیل نے اس شریعت کے خول کو تو لے لیا۔ مگر اس کی روح کو فراموش کر دیا۔ اور اس میں اتنا مبالغہ کیا کہ شریعت کا حقیقی مقصد ہی فوت ہو گیا۔ اس کی اصلاح کے لئے حضرت عیسےٰ علیہ السلام بنی اسرائیل میں مبعوث ہوئے۔ جنہوں نے آکر روح پر زور دیا۔ اور شریعت میں جو باب الحیل یہودیوں نے داخل کر رکھا تھا۔ اس کا پردہ چاک کیا۔ حالانکہ آپ کا مقصد شریعت کو منسوخ کرنا نہیں تھا۔ بلکہ اس کو پورا کرنا تھا۔ جیسا کہ آپ نے خود فرمایا ہے۔ لیکن بعد میں عیسائیوں نے آپ کی تعلیم کو غلط معنے پہنا دیئے۔ اور شریعت کو بالکل ترک کر دیا اور صرف روح پر زور دینے لگے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ عیسائیوں میں دینی انارکی پیدا ہو گئی۔ اور ان کے دلوں سے شریعت کا احترام مٹ گیا۔ اور کفارہ ایسے مسائل رونما ہو گئے۔ یعنے چونکہ حضرت موسےٰ علیہ السلام نے شریعت کے عملی پہلو پر زیادہ زور دیا تھا۔ اس لئے یہودی آہستہ آہستہ شریعت کے صرف ظاہری اعمال ہی کو نجات کا ذریعہ سمجھنے لگے۔ اور اس کی روح کو پس پشت ڈال دیا۔ حضرت عیسےٰ علیہ السلام نے شریعت کی روح پر زور دیا جو ان حالات میں ضروری تھا۔ آپ کے پیرو انتہا پر جا پہونچے۔ اس طرح مذہب کے اندر ایک تصادم کی صورت پیدا ہو گئی اس لئے ضروری تھا۔ اور اب وقت آچکا تھا کہ اللہ تعالیٰ کی مکمل ہدایات ایک منظم صورت میں دنیا کے سامنے پیش کر دی جائیں۔ چنانچہ یہ ہدایات اسلامی تعلیمات یعنے قرآن و سنت کی صورت میں ہمارے سامنے رکھ دی گئی ہیں۔ جس میں انسانی ارتقائے حیات کے لئے جسم کی تطہیر سے لے کر روح کے بلند ترین مقام تک کے لئے مکمل ہدایات دے دی گئی ہیں اور ساتھ ہی یہ انتظام کر دیا ہے کہ اگر لوگ مبالغہ کر کے کسی انتہائی طرف چلے جائیں۔ تو ہر صدی کے سر پر ایسے مجددین مبعوث ہوتے ہیں۔ جو ان کو صراط مستقیم کی طرف بلاتے رہیں

(باقی دیکھیں صفحہ ۲)

والد محترم حضرت خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب رضی اللہ عنہ

(از مکرم ڈاکٹر حافظ بدرالدین احمد صاحب جیسلٹن - بورنیو)

(۲)

محبت قرآن

احمدیت سے قبل بھی آپ کی محبت قرآن نمایاں تھی۔ مجھے یاد ہے کہ راولپنڈی کے زمانہ میں مولوی نذیر احمد صاحب دہلوی کے ترجمہ والا ایک بہت بڑی تقطیع کا ضخیم قرآن کریم گھر میں رکھتے تھے۔ اس کے علاوہ ایک چھوٹے سائز والا بھی ترجمہ والا قرآن کریم پڑھا کرتے تھے۔ ان دنوں میں آپ کا تعلق دوستی جن نیک اشخاص کے ساتھ تھا ان میں سے نمایاں طور پر مولوی فیروز الدین صاحب سیالکوٹی اور مولوی مسیح الدین صاحب تھے۔ اور ان دونوں سے آپ قرآن کریم کا علم سیکھتے رہتے تھے۔ بعد ازاں یہ دونو بزرگ آپ کی تبلیغ سے احمدیت میں داخل ہوئے۔

بیعت کے تھوڑے عرصہ بعد ہی آپ رخصت لے کر قادیان آ گئے۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی (عرف حضرت میاں صاحب) سے سبقاً سبقاً سارے قرآن مجید کا ترجمہ اور تفسیر پڑھی! ور ان اسباق کے تحریری نوٹ لئے۔ اور پھر کئی سال تک متواتر گھر میں بھی اور مسجد میں قرآن کریم کا درس دیتے رہے۔

انصار اللہ کے ۱۲ ممبروں کے ذمہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے یہ کام بھی لگایا تھا۔ کہ ہر شخص ۲½ سیپارے حفظ کر لیوے اور اس طرح گویا ۱۲ ممبر مل کر سارے قرآن کریم کے حافظ ہوئے ان بارہ حفاظ میں ایک آپ بھی تھے بعد ازاں قادیان کی زندگی میں آپ نے ۱۲ یا ۱۵ سیپارے تک بھی قرآن کریم حفظ کر لیا تھا۔ مگر فالج کی وجہ سے ۴۶ء کے بعد اکثر حصہ بھول گئے تھے مگر اب وفات سے چند سال قبل سے دوبارہ حفظ شروع کر دیا تھا۔ اور اس عاجز کو خطوط میں لکھا کرتے تھے۔ کہ میں اللہ تعالیٰ کے حضور جانے سے قبل کچھ قرآن کریم ضرور دماغ و قلب میں محفوظ کر کے جانا چاہتا ہوں۔

فیروزپور کے زمانہ میں ہر سال رمضان میں کسی نہ کسی حافظ قرآن کو بلوا کر آپ تراویح میں قرآن کریم سنا کرتے ان حفاظ میں خاص طور پر حضرت حافظ مولوی عبدالقادر صاحب لدھیانوی بھی تھے (جو ابتدائی بزرگ صحابہ میں سے تھے۔ یعنی جناب حکیم محمد عمر صاحب کے والد محترم)

۱۹۴۵ء کے آخر اور ۱۹۴۶ء کے شروع میں جبکہ یہ عاجز ابھی فوجی ملازمت میں تھا۔ میں نے بفضلہ تعالیٰ ۴ ماہ کے قلیل عرصہ میں سارا قرآن کریم حفظ کر لیا تھا۔ (الحمد للہ کثرت کے ساتھ دہرانے اور یاد رکھنے کی آج تک توفیق ملی ہے اور خدا تعالیٰ کی رحمت سے امید ہے کہ وفات کے وقت یہ دولت ساتھ لیکر ہی اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہونگا) مگر دوران حفظ میں میں نے یہ امر حضرت والد صاحب رض سے مخفی رکھا تھا اس خیال سے کہ اس ارادہ کی تکمیل نہ ہو سکے اور یونہی قبل از وقت کیوں مشہور کیا جاوے آخر جب میں سنگاپور میں تھا تو اپریل ۴۶ء کے روز اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل اور کرم اور لطف اور ذرہ نوازی سے مجھ پر یہ نعمت مکمل فرما دی۔ تب میں نے خط کے ذریعہ حضرت والد صاحب رض کو اطلاع دی۔ یہ تو ظاہر تھا کہ آپ کو اس سے خوشی ہوگی۔ مگر یہ مجھے خیال نہ تھا کہ اتنی تیز خوشی ہو گی کہ اس خوشی کی خبر جلدی سے اور شوق سے سیدنا حضرت امیر المومنین کو بھی پہنچائی جائے گی۔ اور پھر آگے مزید لطف یہ کہ آقا کو بھی اس خبر سے بہت خوشی ہوئی۔ اور دیباچہ ترجمہ قرآن کریم میں بھی حضور نے اشارۃً ذکر فرما دیا کہ قادیان کی چھوٹی سی بستی میں دو ڈاکٹر بھی حافظ قرآن ہیں (ایک ڈاکٹر مسعود احمد صاحب ابن حضرت بھائی محمود صاحب) جن میں سے ایک نے محض ۴ یا ۵ ماہ کے قلیل عرصہ میں قرآن کریم حفظ کیا (یعنی یہ عاجز ناچیز)

تربیت اولاد

ساری اولاد کی تربیت کا بہت ہی خاص خیال آپ کو تھا۔ لیکن سب سے زیادہ احسان آپ کا اس عاجز راقم پر ہی ہوا اور یوں تو ماں باپ کے احسان بے شمار ہیں مگر سب سے بڑا احسان یہ ہوا کہ بیعت کے بعد جلد ہی اس راقم ناچیز کو قادیان تعلیم کے لئے بھیجدیا۔ میں ابتدا سے ہی بہت خاموش طبع تھا۔ اور اس وجہ سے والدہ کی جدائی مجھ سے برداشت نہ ہوتی تھی۔ سو جب حضرت والد صاحب رض حج کے لئے تشریف لے گئے تو والدہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ اس عاجز کو قادیان چھوڑ گئے تھے۔ وہ دن بھی عجیب بابرکت تھے۔ مجھ جیسے ذرۂ خاکسار کو بھی والدہ کے ہمیت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے گھر کے ایک کمرے میں کئی ماہ تک رہائش نصیب ہوئی۔ اور جو چیز بادشاہوں کو نہ ملی۔ وہ فقیروں کو مل گئی۔ پھر جب آپ حج سے فارغ ہو کر آئے آپ والدہ مرحومہ رضی اللہ عنہا کو تو ساتھ فیروزپور لے گئے اور مجھے قادیان چھوڑ گئے۔ والد صاحب رض کی یہ جدائی مجھ پر یوں تھی جیسے کوئی گلے پر چھری پھیر دے مگر قادیان کی محبت کی گود مجھے نصیب ہو گئی۔ اور وہ نور قادیان آج تک میری آنکھوں کے سامنے ہے۔ بلکہ اسی کے لئے تو ہم زندہ ہیں اور اسی نور پر خدائیت سے انجام کی آستانہ الوہیت سے امید رکھتے ہیں۔

آپ کی یہ خواہش تھی کہ اولاد دین کے لئے وقف ہو۔ سو عاجز کے بھائی عزیزم مجبوب عالم صاحب خالد اور عزیزم شیخ مبارک احمد صاحب دونو پر یہ فضل الٰہی ہے کہ سلسلہ کے اہم مرکزی کاموں کے لئے وقف ہیں۔ اور اس عاجز کی اولاد میں بھی انشاء اللہ وقف کا سلسلہ جاری ہے۔ اور عزیزم نصیر الدین احمد مغربی افریقہ میں کام کر رہا ہے۔ اور اس عاجز کی واحد آرزو یہ ہے کہ اس عاجز کا انجام بھی خدمت قادیان و خدمت ربوہ و خدمت خلافت و خدمت توحید و رسالت پر ہو۔ اللّٰھم آمین +

لباس

احمدیت سے قبل پتلون اور نکٹائی بھی پہن لیتے تھے۔ مگر احمدیت چونکہ اپنے ساتھ سادگی کا نور لاتی ہے۔ لہذا احمدیت میں آپ نے شلوار ہی کا استعمال دفتر میں جاری رکھا۔ پگڑی کا شملہ آپ چھوڑا نہیں کرتے تھے۔ مگر آقا کی محبت میں اور حضور کی نقل کے شوق میں قادیان کی زندگی میں شملہ بھی چھوڑنا شروع کر دیا۔ چار سالہ لندنی زمانہ میں بھی پتلون و نکٹائی کا استعمال نہیں فرمایا۔ بلکہ نمایاں طور پر سبز پگڑی پہنا کرتے تھے جو اول المبلغین حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ عنہ کا جاری کردہ طریق تھا۔ اور میں تو یہی سمجھتا ہوں۔ کہ دوسروں سے نمایاں تخصیص کے طور پر اب بھی ہمارے مشرق و مغرب کے مبلغین اگر سبز پگڑی کا دستور بنائیں تو زیادہ بہتر ہوگا۔

ملنساری

ملنساری بھی آپ کا ایک نمایاں خلق تھا۔ اور تمام صحابہ کرام کے علاوہ عام رنگ میں بھی آپ کا حلقۂ دوستی بہت وسیع تھا۔ اور اکثر دوستوں کے لئے آپ متواتر اور التزام اور اہتمام کے ساتھ دعائیں کیا کرتے تھے۔ حکومت کے افسروں کے ساتھ بات کرنے میں بہت صاف گوئی سے کام لیتے تھے انگریزی دان مہمانوں کے ساتھ گفتگو کا سلسلہ عمدہ مذاق کے ساتھ جاری رکھنے کے لئے بہت دفعہ آپ ہی کو چنا جاتا تھا۔ اسی لحاظ سے ناظر امور عامہ کی حیثیت سے آپ کو نمایاں خدمات کی توفیق ملی۔

آپ کے خاص دوستوں میں سے حضرت مکرم چوہدری ظفر اللہ خانصاحب (اطال اللہ بقاءہ) کی ذات والاصفات بھی تھی۔ اور یہ عجیب بات ہے کہ آپ کے چھوٹے بھائی چوہدری عبداللہ خان صاحب رضی اللہ عنہ کے وصال کا سانحہ بھی عاجز کے والد محترم رضی اللہ عنہ کے وصال سے صرف ۴ روز کے فرق سے ہوا۔

خدمتِ دین کا جامع رنگ

آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے خاص نعمت کے طور پر خدمتِ دین و خدمت بنی نوع کا ایک خاص اور جامع رنگ ملا۔ احباب جماعت کی تربیت کا اہم کام سرانجام دینے کے لئے جماعت میں سلسلہ امارت جب حضور نے شروع فرمایا تو سب سے پہلے اس اہم کام کو احسن طور پر سرانجام دینے والے چند افراد میں سے ایک آپ تھے۔ اس وقت حضور نے گویا تجربہ کے طور پر اس کام کو شروع فرمایا تھا فیروزپور کے زمانہ میں بلا تفریق قوم و ملت آپ کا وجود کثرت سے غریب لوگوں کے روزگار کا موجب بنا۔ ذاتی اور انفرادی تبلیغ میں بھی آپ کو وافر حصہ ملا۔ اور پھر مرکزی اور نظامی تبلیغ میں بھی نمایاں کام کی توفیق ملی۔ اور سلسلہ کے مرکزی اور اہم کاموں کو باحسن سرانجام دینے کی توفیق ملی۔ اور اسی کثرت کار کی بناء پر اور کام ہی کے دوران میں گورداسپور کے سفر میں آپ پر فالج کا حملہ ہوا۔ اور پھر مزید لطف الٰہی یہ کہ فالج کے بعد بھی

متعدد سال تک نظارت کے کام کی توفیق ملی۔ غرض یہ کہ ایک عجیب لطف اور فضل الٰہی کے رنگ میں آپ کی زندگی حقیقی وقف کا رنگ پکڑ گئی۔ سرکاری پنشن پانے کے بعد ایک دن کا بھی توقف نہ کیا۔ اور فوراً اپنے آپ کو آقا کے قدموں میں خدمت اسلام کے لئے لا ڈالا۔ اور اکثر حالات میں اس لمبی خدمت کے دوران میں بھی اپنے روزگار کا خود ہی انتظام کیا۔

نکاح ثانی اور عدل کی نیک مثال

عاجز کی والدہ کی ضعیف العمری کی بناء پر نکاح ثانی سے قبل آپ نے کوئی ایک سو استخارے کئے۔ اور متواتر تقویٰ کی دعاؤں اور نیتوں کے بعد جا کر نکاح ثانی کیا۔ اور اس نکاح کے ساتھ ہی اپنی والدہ مرحومہ رضی اللہ عنہ کے مہر کی مقدار کو بڑھا کر نکاح ثانی کے مہر کے برابر کر دیا۔ اور دونو عیال کے ساتھ برابری اور مساوات کا سلوک کر کے نیک مثال قائم کی۔

جذبۂ وفا

جذبۂ وفا بھی آپ میں بہت نمایاں تھا۔ احمدیت سے قبل راولپنڈی کے زمانہ میں ایک صاحب بنام ناظر کاظم علی صاحب سے آپ کی گہری دوستی ہوتی تھی۔ اور ۳-۴ برس کی عمر میں یہ عاجز انہیں "تایا جی" کے لقب سے یاد کیا کرتا تھا۔ بعد ازاں گھوڑے سے گرنے کے حادثہ کی وجہ سے ان کی مرگ ناگہانی واقعہ ہوئی۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مگر یہ احمدیت سے قبل کی بات ہے بعد ازاں احمدیت کے زمانہ میں ہمیشہ انہیں آپ نے یاد رکھا۔ اور وفات سے ۳/۴ سال قبل بھی اس عاجز کو ایک خط میں لکھا کہ انہیں ابھی تبلیغ نہیں ہوئی تھی۔ لہذا اب بھی میں نمازوں میں ان کی مغفرت کے لئے دعا کرتا ہوں۔ اور مجھے بھی دعا کی تحریک فرمائی۔ قبول احمدیت سے قبل کے اپنے دو قرآنی استادوں جناب مولوی فیروز الدین صاحب سیالکوٹی اور جناب مولوی مسیح الدین صاحب کو متواتر تبلیغ اور دعا سے احمدیت کی طرف کھینچ لائے۔

فیروز پور کی ملازمت کے زمانہ میں ایک نوجوان بنام میاں اسماعیل کو نہ صرف قلعہ کی ملازمت دلوائی بلکہ انکی نیکی اور سعادت طبع کے باعث گھر کے کام کے لئے بھی اپنا ذاتی خادم بنا لیا۔ اور پھر اپنی پنشن کے ساتھ ہی میاں اسماعیل کو بھی ساتھ ہی قادیان لے آئے اور پھر انہیں اپنے گھر اور خاندان کا مستقل حصہ دار بنا لیا۔ اور ہمیشہ اپنے گھر کا ایک کمرہ انکے لئے رکھا۔ حتیٰ کہ عاجز کے بہن بھائی ابھی تک میاں اسماعیل کو اپنا بھائی ہی جانتے ہیں، اور بھائی جی کہہ کر بلاتے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ یہ سعید الفطرت میاں اسماعیل جنت میں بھی آپ ہی کے ساتھ ہوں گے۔

اپنے والد محترم قبلہ میاں جی رضی اللہ عنہ کے تذکرہ میں میں جب اللّٰھم اغفر لابی وامی کہتا ہوں۔ تو سب سے پہلے مجھے حضرت دادا جان اور دادی جان بطور ماں اور باپ کے نظر آتے ہیں۔ کہ سب سے اوّل انہی کے سایۂ تربیت میں مجھے احمدیت کا نور ملا۔ اور پھر اس دعا میں حضرت ماموں جان منشی برکت علی صاحب شملوی اور ممانی جان رضی اللہ عنہم یاد آتے ہیں کہ ہمارے خاندان میں سب سے اول احمدیت کا نور لانے والے یہی بابرکت جوڑا ثابت ہوئے۔ اور حضرت والد صاحب رضی اللہ عنہ کے وصال کے ساتھ مجھے "بے بے جی" مرحومہ رضی اللہ عنہا کا وہ چہرہ بھی آنکھوں کے سامنے آ جاتا ہے وہ جھلک محبت کی جو والدہ کی آنکھوں میں ہوا کرتی تھی۔ پھر کسی اور رشتہ میں بھلا کہاں؟ ان سب محسنوں اور پیاروں اور بزرگوں کی محبت کے ساتھ مجھے اپنی خاص الخاص محبت کرنے والی ہمشیرہ حبیب بیگم بھی یاد آتی ہے۔ (عزیزم خورشید احمد اسسٹنٹ ایڈیٹر الفضل عاجز کی اسی عزیز ہمشیرہ کی یادگار ہے) جو کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے جاری کردہ مدرسۃ النساء کی ان چند سب سے پہلی عورتوں میں شامل تھی جنہیں یہ فخر حاصل ہوا کہ سیدنا المصلح الموعود جیسا بابرکت وجود بنفس نفیس ان کا استاد ہوا۔

اللّٰھم صل علی محمد و اٰل محمد کما صلیت علی ابراھیم و اٰل ابراھیم انک حمید مجید۔ اللّٰھم اغفرلی ولوالدی وارحمھما کما ربیانی صغیرا۔ رب اجعلنی مقیم الصلوٰۃ ومن ذریتی ربنا وتقبل دعاء ربنا اغفرلی ولوالدی وللمؤمنین یوم یقوم الحساب۔ ربنا توفنا مسلماً والحقنا بالصالحین اللّٰھم آمین۔

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے

میاں احمد دین صاحب درویش قادیان کی وفات

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی)

امیر صاحب جماعت احمدیہ قادیان نے اطلاع دی ہے کہ میاں احمد دین صاحب درویش ولد میاں اللہ بخش صاحب مرحوم وفات پا گئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم میاں عبد الرحیم صاحب دیانت درویش کے سالے تھے۔ اور میاں اللہ بخش صاحب سکنہ بے لال ضلع گورداسپور کے لڑکے تھے۔ میاں اللہ بخش صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پرانے صحابی اور آخری عمر میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے گھروں میں دربان تھے۔ میاں احمد دین صاحب مرحوم کو اچانک قولنج کا درد اٹھا۔ جب قادیان میں علاج کارگر نہ ہوا تو امرتسر بذریعہ ریل لے جایا گیا مگر وہاں جا کر بھی افاقہ نہ ہوا۔ اور امرتسر ہسپتال میں آپ نے داعی اجل کو لبیک کہا۔ ان کی نعش بذریعہ موٹر کار امرتسر سے قادیان لائی گئی۔ اور بوجہ موصی ہونے کے مقبرہ بہشتی میں دفن کیا گیا۔ مرحوم شریف اور سادہ مزاج اور مخلص درویش تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کو غریق رحمت کرے اور ان کے پسماندگان کا دین و دنیا میں حافظ و ناصر ہو۔ فقط والسلام

خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ ۲۱/۷/۵۹

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا اٹھارواں

سالانہ اجتماع بمقام ربوہ

خدام الاحمدیہ کا اٹھارواں سالانہ اجتماع اپنی سابقہ روایات کے ساتھ انشاء اللہ تعالیٰ بتاریخ ۲۳-۲۴-۲۵ اکتوبر ۱۹۵۹ء بروز جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار ربوہ میں منعقد ہوگا جیسا کہ خدام کو معلوم ہے ہمارا یہ اجتماع مذہبی اجتماع ہوتا ہے جس میں انہیں مذہبی اخلاقی اور روحانی تربیت دی جاتی ہے۔ یہ تربیت ہماری آئندہ زندگی کے لئے ضروری ہے۔ پس اپنے اس اجتماع میں خدام کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہونا چاہیئے۔

اجتماع کی تفصیلات انشاء اللہ وقتاً فوقتاً الفضل اور خالد میں شائع کی جاتی رہیں گی۔ قائدین مجالس اور اراکین مجالس اور اراکین مجالس کو ابھی سے اجتماع میں شمولیت کے لئے پوری تیاری شروع کر دینی چاہیئے۔ اور اپنے اس اہم اور قومی اجتماع کو زیادہ سے زیادہ کامیاب بنانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

اعانت الفضل

مکرم ملک ممتاز علی صاحب محلہ دار الصدر غربی ربوہ کے بیٹے مکرم ملک مبشر احمد صاحب نے امسال ایف اے کے امتحان میں کامیابی حاصل کی ہے۔ اسی خوشی میں محترمہ اہلیہ صاحبہ ملک ممتاز علی صاحب نے پانچ روپے بطور اعانت الفضل ارسال کئے ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

احباب دعا فرمائیں کہ ملک مبشر احمد صاحب کی یہ کامیابی ان کی آئندہ ترقیات کا پیش خیمہ ثابت ہو۔ آمین۔

(مینیجر الفضل)

درخواست دعا

ہمارے مبلغ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر جو حال ہی میں فریضہ تبلیغ کی ادائیگی کے لئے مشرقی افریقہ تشریف لے گئے ہیں۔ ان کی اہلیہ صاحبہ ربوہ میں ایک لمبے عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ ان کا بچہ بھی آجکل پھوڑے پھنسیوں کی تکلیف سے بیمار ہے۔ گھر والوں کی بیماری مولوی صاحب موصوف کے لئے تشویش کا موجب بنی رہتی ہے۔ احباب ان کی صحت کاملہ کیلئے خاص طور پر دعا فرمائیں کہ مولا کریم ہر بیماری سے شفا دے۔ آمین

سیالکوٹ، جہلم اور وزیرآباد میں خدام الاحمدیہ کی طرف سے سیلاب زدگان کی شاندار امدادی مساعی

سڑکوں اور گذرگاہوں کی مرمت۔ اپنی جانوں کو خطرے میں ڈال کر پانی میں گھرے ہوئے افراد کی مدد اور ان کے سامان کی حفاظت۔ مسافروں کیلئے ٹھنڈے پانی کا انتظام

سیلاب کے ایام میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے قریباً ہر جگہ خدام الاحمدیہ سیلاب زدگان کی ہر ممکن مدد کیلئے سرگرم عمل رہے اور نہایت جوش محنت اور اخلاص کے ساتھ محض رضائے الٰہی کی خاطر کام کرتے رہے۔ دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں اس قابل تقلید امدادی مساعی کی رپورٹیں بکثرت موصول ہو رہی ہیں۔ چند مقامات کی آمدہ رپورٹوں کا خلاصہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان خدام کی مساعی کو قبول فرمائے۔ انہیں جزائے خیر دے۔ اور آئندہ اس سے بھی بڑھ کر خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔

سیالکوٹ

۱۔ ۷/۵۹ء کو بروز ہفتہ سیالکوٹ میں رات کے ۱/۲ ۱ بجے کے قریب آناً فاناً پانی آگیا محلہ پورن نگر، واڑ ورکھا، گرین وڈ سٹریٹ میانہ پورہ میں پانی ۳ فٹ سے ۷ فٹ تک تھا۔ لوگوں کو لاکھوں کا نقصان برداشت کرنا پڑا۔

ان حالات کو دیکھتے ہوئے سیالکوٹ کے خدام نے اپنی خدمات حکومت کو پیش کر دیں۔ اتوار کی رات کو مجلس عاملہ کی ہنگامی میٹنگ بلائی گئی اور فیصلہ ہوا کہ کام کو فوری طور پر شروع کر دیا جاوے۔

ہم نے ایک جامع پروگرام کے تحت کام شروع کر دیا۔ چنانچہ پانی میں گھرے ہوئے مکانات سے سامان نکالا گیا۔ اور بعض غریب گھرانوں کو نقدی کی صورت میں مدد دی گئی۔

(انتساب قائد خدام الاحمدیہ شہر سیالکوٹ)

۲۔ جمعہ کو ہمیں سلیم پور گاؤں کی طرف سے اطلاع دی گئی کہ اگر آپ ہماری کچھ مدد کر سکتے ہیں تو کریں۔ فوری طور پر پروگرام مرتب کیا گیا۔ مؤرخہ ۱۲/۷/۵۹ بروز اتوار صبح ۵ بجے ہم شہر سے تیس نوجوان طے کئے پروگرام کے مطابق روانہ ہوئے۔ اتوار کی صبح کو بھی بارش ہو چکی تھی۔ راستے سخت خراب ہو گئے تھے ہمیں راستہ میں جگہ جگہ پانی کی وجہ سے مشکل کا سامنا کرنا پڑا۔ ہم وہاں ۱/۲ ۶ بجے پہنچ گئے۔ گاؤں پہنچ کر ہمیں معلوم ہوا کہ گاؤں کا ایک عام راستہ جس سے تمام گاؤں والے گذرتے تھے بالکل تباہ ہو گیا ہے۔ راستہ خراب ہو جانے کی وجہ سے گاؤں میں پانی ہی پانی تھا۔ ان کو سخت تکلیف تھی۔ یہ راستہ ۱۰۰ فٹ لمبا ۵ فٹ چوڑا اور ۳ فٹ گہرا تھا۔ اس کی گہرائی بعض جگہ ۱۵ فٹ تھی اگرچہ بظاہر مشکل نظر آ رہا تھا۔ کیونکہ اس کے ساتھ ہی وہ تمام پانی مل چکا تھا۔ جو جوہڑ کی شکل میں موجود تھا۔ تاہم ہمارے نوجوان دور دور سے "گلا بانسی" توڑ کر لائے اور اس کو بھرنا شروع کیا۔ جس وقت یہ کام شروع کیا تو گاؤں والے کہتے تھے کہ یہ کام اگر سو آدمی بھی ملکر کریں تو کئی دنوں میں ختم نہیں ہو گا اس گاؤں میں تین گھرانے احمدی ہیں۔ ان حالات میں ہم نے مصمم ارادہ کر لیا کہ خواہ کچھ ہو اس راستہ کو مکمل کر کے جائیں گے۔ جب تمام راستہ کو گلا بانسی سے بھر دیا۔ تو اس وقت بھی کئی کئی فٹ پانی تھا۔ گلا بانسی ڈالنے کے بعد ہمارے نوجوانوں نے ۱۰۰ گز فاصلہ سے مٹی لانی شروع کی۔ نوجوان اپنی ہمت سے زیادہ کام کر رہے تھے۔ مسلسل محنت کے بعد آدھا راستہ بالکل بھر دیا گیا۔ تب گاؤں والوں کو کچھ یقین ہو گیا کہ یہ ضرور بھر کر رہیں گے۔ چنانچہ اس قربانی کو دیکھکر گاؤں کے آٹھ نوجوانوں نے بھی جو کہ غیر احمدی تھے۔ ہمارے ساتھ کام شروع کر دیا اس عرصہ میں گوہد پور مجلس سے تین نوجوان تشریف لائے۔ جوں جوں وقت گذر رہا تھا گاؤں کی مستورات نوجوان بچے بوڑھے جمع ہو رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے پورے پانچ گھنٹہ کی مسلسل کوشش اور جدوجہد کے بعد وہ راستہ ٹھیک ہو گیا۔ کہاں پانی ہی پانی تھا اور گاؤں کے لوگ تصور بھی نہ کر سکتے تھے کہ راستہ پُر ہو جائے گا

اس گاؤں کے نمبردار چوہدری ہاشم علی صاحب خود تشریف لائے اور ہمارا شکریہ ادا کیا۔ سب راستہ کو مکمل کرنے کے بعد ہم نے اپنا عہد دہرایا۔ چوہدری عبد الکریم صاحب کاٹھگڑھی نے دس منٹ تک حاضرین کو خطاب کیا۔ اور خدمت خلق کی اہمیت واضح کی اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مثال دیکر سمجھایا کہ مسلمان کا کام خدمتِ خلق کرنا ہے۔

بعد میں اجتماعی دعا کرائی گئی۔ دعا کرنے کے بعد ہم ایک نظام کے مطابق شہر واپس آ گئے۔ اس وقت شہر کے چاروں طرف بے شمار گاؤں بہہ چکے ہیں۔ جہاں کام کرنا ہو گا ہم نے عہد کر لیا ہے کہ ہم اس وقت تک کام کریں گے۔ جب تک جان میں جان ہے۔ دعا کریں۔

انتساب

قائد خدام الاحمدیہ شہر سیالکوٹ

جہلم شہر

۱۔ مورخہ ۶ر جولائی کو دریائے جہلم میں سیلاب آنے کی خبر سنتے ہی خدام کی ایک پارٹی فوری طور پر امدادی کام کے لئے شہر کی طرف روانہ کر دی گئی۔ سیلاب کا زیادہ زور شہر کے نشیبی حصہ کی طرف تھا۔ اس پارٹی نے نہایت محنت اور کاوش کے ساتھ لوگوں کے سامان کو سیلاب زدہ علاقے سے باہر نکالنے میں مدد کی۔

یہ پارٹی جب جہلم کے شاندار چوک میں پہنچی تو دیکھا کہ دریا کا پانی بڑی تیزی کے ساتھ دوسرے محلوں کی طرف بڑھ رہا ہے سیلاب آناً فاناً تمام بازاروں میں پھیل گیا اور بازار نہروں میں تبدیل ہو گئے۔ لوگ کشتیوں کے بغیر جانے کی جرأت نہیں کر سکتے تھے پانی کی گہرائی تقریباً پانچ فٹ تھی اور رفتار اتنی تیز تھی کہ طاقتور آدمی کے پاؤں بھی پانی میں چلتے ہوئے ڈگمگاتے تھے۔

اس حالت میں خدام کی یہ پارٹی غلّہ منڈی میں پہنچی۔ راستے میں لوگوں کی امداد کرتے ہوئے ان کے سامان کو محفوظ جگہ پر پہنچاتی رہی۔ غلّہ منڈی میں ایک شخص کا سامان سیلاب کی نذر ہو رہا تھا۔ خدام نے اپنی جان خطرے میں ڈالتے ہوئے اس کے سامان کو حفاظت کے ساتھ اس کے گھر پہنچایا۔ خدام نے رات کے نو بجے تک کام جاری رکھا اور اس طرح خلوص ایثار کا اعلیٰ نمونہ پیش کیا۔ جب یہ پارٹی واپس آ رہی تھی تو ایک خادم کی یہ حالت ہو گئی تھی کہ سردی کی شدت اور پانی کی گہرائی کی وجہ سے اس کے منہ سے بات بھی نہ نکلتی تھی۔ سارا بدن لرز رہا تھا۔ اس کو پکڑ کر سیلاب زدہ علاقے سے باہر نکالا گیا۔

۲۔ مورخہ ۹/۷/۵۹ شام خدام کی ایک پارٹی شہر میں ایک ایسی شاہراہ پر گئی جس میں عوام کا گذر بہت زیادہ ہے۔ لیکن بوجہ کیچڑ وہاں گذرنا دشوار تھا۔ اسجگہ پہلے گورنمنٹ کے آدمی کام کر رہے تھے۔ ان کے ساتھ مل کر خدام نے وہ راستہ صاف کر دیا۔ شام تک وہ راستہ ہموار کر دیا گیا۔ اسی دن ڈپٹی کمشنر صاحب کے نمائندہ سے بھی ملاقات ہوئی انہوں نے خدام کے کام کو بہت سراہا اور کہا کہ میں نے آپ لوگوں کے متعلق ڈی سی صاحب سے بھی ذکر کر دیا ہے۔ ہم نے ایک چٹھی ڈی سی صاحب کو بھی لکھی تھی کہ خدام کی جہاں بھی ضرورت ہمیں مطلع فرمایا جائے۔

مؤرخہ ۹/۸/۵۹ صبح کو تمام شہر کے خدام اور نزدیکی جماعت کے خدام کو اکٹھا کر کے کام کیا گیا صبح ۳۰-۶ بجے خدام اکٹھے ہو گئے اور ایک گلی جو باغ محلہ میں ہے۔ اس میں سے گذرنا محال ہو گیا تھا وہاں سے پہلے پانی نکالا گیا اور پھر ایک طرف کیچڑ کو ہٹا کر راستہ بنایا گیا یہ کام صبح سے دس بجے تک جاری رہا۔ پھر جہلم کی مشہور مسجد گنبد والی کے پاس سے گذرنے اس کی نالیوں میں کیچڑ بھر جانے کی وجہ سے راستے خراب ہو رہے تھے۔ خدام کافی تھک گئے تھے لیکن وہ جگہ بھی تسلی بخش طور پر ٹھیک کی گئی۔ یہاں ایک گھنٹہ کام جاری رہا خدام فرداً فرداً بھی خدمت خلق میں حصہ لیتے رہے۔ مرزا محمد یوسف

(قائد خدام الاحمدیہ جہلم)

وزیر آباد

وزیرآباد کے قریب ٹوٹی ہوئی سڑک پر تین دن تک ملٹری کشتیوں کا پل تعمیر کرتی رہی جس کی وجہ سے وزیرآباد سے گجرات آنے جانے والے مسافروں کا بہت ہجوم رہا۔ ہماری مجلس وزیرآباد کے تقریباً تمام خدام نے ۱۰/۷/۵۹ کو بروز جمعہ وہاں برف والا پانی پلانا شروع کیا۔ ریلوے اسٹیشن وزیرآباد سے تانگہ پر پانی لے جا کر شام کے سات بجے تک پلاتے رہے دو عدد بلاک برف کے خرچ ہوئے ہر چھوٹے بڑے کے منہ سے دعا نکلتی رہی۔ خدا کے فضل سے ہزاروں افراد نے پانی پیا۔ بروز ہفتہ ۱۱/۷/۵۹ کی صبح کو وزیرآباد کی کمیٹی نے ہمیں نلکہ دیا جو ہم نے اپنی مزدوری دے کر وہاں پر فٹ کروا دیا۔ اور تین بلاک برف کے لے جا کر صبح ۹ بجے سے لیکر شام کے ۶ بجے تک ہزاروں لوگوں کو برف والا ٹھنڈا پانی پلاتے رہے۔ بروز ہفتہ ہم نے نلکہ لگوا کر پاس ہی ایک ٹینٹ بھی لگا لیا تقریباً تین بجے دوپہر کو ملٹری نے کشتیوں کا پل مکمل کر لیا تو ٹریفک جاری ہو گئی تو بظاہر ہمارا کام ختم ہو گیا پھر بھی ہم چھ بجے تک پانی پلاتے رہے۔ چند انصار نے بھی اس کام میں حصہ لیا اللہ تعالےٰ ان کو جزائے خیر دے۔ آمین

مؤرخہ ۵/۷/۵۹ کو جس دن سیلاب شروع ہوا۔ محلہ م[illegible] جات پورہ وزیرآباد میں پانچ دیگ چاول پکا کر خدام نے تقسیم کئے۔ دیگوں کا سامان میاں برکت علی/غلام احمد اور مولوی محمود ابراہیم صاحبان نے مہیا کیا تھا۔ دو خادم لوگوں کو پانی [illegible]

سابق صوبہ سندھ و بلوچستان کی مجالس انصار اللہ

مجلس شوریٰ انصار اللہ ۱۹۵۸ء میں مجلس انصار اللہ کراچی و سابق صوبہ سندھ و بلوچستان پر تعمیر دفتر انصار اللہ کے لئے سات ہزار کی رقم لگائی گئی تھی۔ جس میں کراچی کی طرف سے تین ہزار روپیہ وصول ہو چکا ہے۔ باقی ماندہ چندہ کی فراہمی کے لئے محترم چوہدری عبدالحق صاحب زعیم اعلیٰ انصار اللہ کراچی نے مندرجہ ذیل تین احباب کا ایک وفد مقرر کیا ہے جو وفد کی صورت میں سندھ و بلوچستان کی مختلف مجالس کا دورہ کریں گے۔

(۱) مکرم شیخ عبدالحق صاحب نائب زعیم اعلیٰ انصار اللہ کراچی

(۲) مکرم چوہدری ظفر الحسن صاحب منتظم عمومی انصار اللہ کراچی

(۳) مکرم مولوی عبدالمالک خان صاحب مربی سلسلہ عالیہ۔

اس اعلان کے ذریعہ سابق صوبہ سندھ و بلوچستان کی تمام مجالس انصار اللہ کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ ازراہ کرم مذکورہ بالا احباب سے چندہ کی فراہمی میں کامل تعاون فرمائیں جزاکم اللہ احسن الجزاء

یہ وفد مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی مطبوعہ رسید بک پر رسید جاری کرے گا

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

سالانہ اجتماع بجٹ

۲۳-۲۴-۲۵ اکتوبر ۵۹ء

سالانہ اجتماع کے موقعہ پر شوریٰ کے اجلاس میں خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا آئندہ سال کے آمد و خرچ کا تخمینہ بغرض منظوری پیش ہوتا ہے۔ سال بھر کی آمد کا اندازہ مجالس کی طرف سے آمدہ مشخصہ بجٹ سے ہی لگایا جا سکتا ہے۔ اس غرض کے لئے تشخیص بجٹ کے فارم جملہ مجالس کو مرکز کی طرف سے ۲۵ جولائی ۵۹ء تک بھجوائے جائیں گے (خدام اور اطفال دونوں کے) ان کو صحیح طور پر پُر کر کے بھجوانا ضروری ہے تا کہ بجٹ مرتب کر کے شوریٰ سے پہلے مجالس کو بھجوایا جا سکے اور مجالس اس پر غور کر سکیں۔ اگر آپ کی طرف سے مقررہ وقت کے اندر اندر مشخصہ بجٹ وصول نہ ہوا تو پھر یا مرکز کو خود آپ کا بجٹ مقرر کرنا پڑے گا جس پر آپ کو اعتراض نہیں ہونا چاہیئے۔ یا پھر مرکز بجٹ چھپوا کر اجتماع سے قبل آپ کو بجائے خود نہیں بھجوا سکے گا۔ اور شوریٰ کے موقعہ پر ہی دیا جا سکے گا۔ اس صورت میں آپ کو بجٹ پر غور کرنے کا موقعہ پوری طرح میسر نہ آسکے گا۔ لہذا سب سے بہتر صورت یہی ہے کہ آپ زیادہ سے زیادہ مورخہ ۱۵ اگست ۵۹ء تک بجٹ فارم صحیح طور پر مکمل کر کے مرکز میں بھجوا دیں تا مرکز کی طرف سے آپ کو بجٹ مرتب کر کے آپ کو بروقت بھجوایا جا سکے۔

بجٹ آمد بھجوانے کی آخری تاریخ ——— ۱۵ اگست ۵۹ء

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

درخواستہائے دعا

(۱) میری ہمشیرہ محمودہ اختر بیمار رہی دعائے صحت فرمائیں۔ نیز میری دختر صادقہ بعارضہ بخار بیمار ہے۔ ان کی صحت کے لئے بھی دعا کی درخواست کرتا ہوں۔

(محمد ابراہیم مغلپورہ گنج رحمٰن بلڈنگ)

(۲) عزیزہ خواجہ محمد طفیل کمشن ایجنٹ غلہ منڈی جڑانوالہ کو ٹی بی ہسپتال میں داخل کر دیا گیا ہے۔ احباب صحت کیلئے دعا فرمائیں۔

(خواجہ محمد احمد جڑانوالہ حال سرگودھا)

(۳) میری چچی سعیدہ خانم تقریباً عرصہ نو ماہ سے گلا کی تکلیف میں مبتلا ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے

(ملک لطیف احمد سرور دھوبی گھاٹ لائلپور)

(۴) میرے والد محترم ملک محمد شفیع صاحب لائلپوری عرصہ گذشتہ چند روز سے تنفس سانس بھولنے کی وجہ سے تکلیف میں مبتلا ہیں احباب سے دعا کی درخواست ہے

(محمد لطیف احمد سرور دھوبی گھاٹ لائلپور)

(۴) میری ہمشیرہ نصرت پروین و انور شاہدہ عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ بزرگان سلسلہ و احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

(محمد رفیق چک $\frac{۳}{R\text{-}B}$ کریا نوالہ ضلع لائلپور)

الفرقان کا خاص نمبر

رسالہ الفرقان کا جون و جولائی نمبر بلند پایہ اور ٹھوس مضامین پر مشتمل ہے۔ ان میں ایک حضرت میرزا بشیر احمد صاحب ایم اے کا مضمون "عید الاضحیٰ کی قربانیاں" ہے۔ نیز "اسلامی نجات اور مسیحی نجات" کے متعلق پادری صاحبان سے ایڈیٹر الفرقان کا دلچسپ تبادلہ خیالات ہے۔ نیز بوق صاحب کی کتاب "حرف محرمانہ" پر تبصرہ ہے قرآن مجید کے ایک رکوع کا سلیس ترجمہ اور تفسیری نوٹ ہیں۔ یہ رسالہ قابل دید ہے اس نمبر کی قیمت ۱۲/ ہے۔ محصول ڈاک ایک آنہ ہے۔ جو دوست سال بھر کے لئے جلد رسالہ کے خریدار بنیں گے۔ انہیں یہ نمبر بھی سالانہ قیمت پر دیا جائے گا۔ سالانہ قیمت صرف پانچ روپے ہے

(مینیجر رسالہ الفرقان۔ ربوہ)

رسالہ ایک غلطی کا ازالہ مفت

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے فیصلہ کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا رسالہ "ایک غلطی کا ازالہ" خوبصورت ٹائپ پر طبع کرایا گیا ہے۔ زعماء مجالس انصار اللہ اپنے اپنے حلقہ کے لئے ضرورت کے مطابق بلاقیمت طلب فرمائیں۔ احباب اس کار خیر کو جلد پایہ تکمیل تک پہنچا کر ممنون فرمائیں

(ناظم اصلاح و ارشاد مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

انیس[19] سالہ جہاد کبیر کی تاریخی کتاب

(۱) "تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان کی طرف سے انیس سالہ جہاد کبیر کی کتاب مفت صرف محصول ڈاک ادا کرنے پر تقسیم ہو رہی ہے۔ مطبوعہ کتاب کے نصف سے زیادہ کے مطالبے ریز رو ہو چکے ہیں۔

(۲) وہ جماعتیں یا افراد جنہوں نے ابھی تک اسم وار فہرست بھیج کر کتاب ریزرو نہیں کروائی وہ فوری توجہ فرمائیں۔ اپنی جماعت کے موجودہ انیس سالہ مجاہدین کی اسم وار فہرست ارسال کر کے کتابیں حاصل کریں۔ فہرست میں یہ بھی تصریح فرما دیں کہ کتاب مجلد کس قدر ہو اور بے جلد کس قدر ہو۔ جلد والی کتاب کے علاوہ محصول ڈاک وغیرہ کے آٹھ آنے فی جلد زائد ادا کرنے ہوں گے۔

(۳) جماعت کراچی نے اپنی جماعت کے لئے سب جلد والی کتابوں کا مطالبہ کیا ہے جو دو سو سے اوپر کتابیں ہیں۔ عنقریب بذریعہ ریلوے پارسل ارسال ہوں گی۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔ دوسری جماعتیں بھی فوری توجہ فرمائیں۔

(برکت علی خان پنشنر وکیل المال تحریک جدید)

اعلان

مکرم شیخ عابد علی صاحب مکینکل انجنیئر سرائے مغل بر راستہ چھانگا مانگا کے ایڈریس کی ضرورت ہے۔ اگر وہ خود پڑھیں تو اپنا ایڈریس بھجوا دیں۔ یا کسی دوست کو ان کے ایڈریس کا علم ہو تو بھجوا کر ممنون فرمائیں

(ناظر امور عامہ۔ ربوہ)

دعائے مغفرت

مورخہ ۱۹/۵۹ء کو بوقت ۵ بجے شام میرے چچا قاضی فضل الدین صاحب عمر تقریباً ۷۳ سال (سابقہ سکونت ڈلہ متصل قادیان) وفات پا گئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ احباب مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

(قاضی حسن محمد محلہ دار الرحمت ربوہ)

(۵) میں تقریباً سات مہینے سے پیٹ کی بیماری میں مبتلا ہوں۔ احباب میری صحت کے لئے دعا فرمائیں

(محمد شفیع سیالکوٹ چھاؤنی)

(۶) خاکسار دو ماہ سے بیمار ہے۔ اب تین ہفتہ سے ٹانگ پر ایک کاربنکل پھوڑا نکلا ہوا ہے۔ علاوہ ازیں دائیں کندھے اور بازو میں شدید درد ہے۔ بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے۔

(غلام حسین اوورسیر گول بازار ربوہ)

(۷) ہمارے چک ۲۰ ر ڈ کے ضلع لائلپور میں مسجد کی تعمیر میں کچھ مشکلات حائل ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مشکلات دور فرمائے اور مسجد تعمیر ہو جائے۔ آمین۔

(مولوی) اللہ دتا سابق درویش ابن چوہدری دین محمد صاحب مرحوم ننگلی)

لیڈر بقیہ

چنانچہ یہ حقیقت ہے کہ اگرچہ مسلمانوں میں بھی افراط تفریط چلی آئی ہے۔ لیکن ایک جماعت ہمیشہ ایسی موجود رہی ہے جو صراط مستقیم پر گامزن رہی ہے۔ یہ الٰہی پروگرام کے مطابق ہوا ہے۔ جس کی خبر اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اور آنحضرت صلعم نے اللہ تعالےٰ سے خبر پاکر اپنی نہایت زبردست پیشگوئیوں کے ذریعہ دے رکھی ہے۔

اسی الٰہی پروگرام کے مطابق اپنے اپنے وقت پر مجددین مسلمانوں کو افراط و تفریط سے محفوظ کرنے کی کوشش کرتے رہے ہیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ اسلام کی مرکزی تعلیمات کسی زمانہ میں بھی اوجھل نہیں ہونے پائیں۔ اگرچہ عقلمندوں نے اپنی عقلمندیوں کے گرد و غبار سے ان کو چھپانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ ہمارے زمانہ میں بھی مغربی الحاد اور عیسائیت نے اسلام پر بے پناہ حملہ کیا ہے اور خود مسلمانوں میں طرح طرح کے خود ساختہ اسلامی راہنما پیدا ہوگئے ہیں۔ جو کسی ایک پہلو کو لے کر اس میں مبالغہ کی حد تک چلے گئے ہیں۔ چنانچہ ایک بڑا گروہ یورپ کی نیچر پرستی سے متاثر ہے ایک اور گروہ سیاست کا دلدادہ ہے۔ اس طرح بہت سی دیگر بت پرستانہ رنگ کی الجھنیں پیدا ہوگئی ہیں۔ جن سے اسلامی تعلیمات پر دانشمندانہ رنگ آمیزیاں کی جاتی ہیں اور یہ حالت ہوگئی ہے کہ

ہر طرف کفر است جوشاں ہمچوں افواج یزید
دین حق بیمار و بیکس ہمچوں زین العابدین

ایسے وقت میں اللہ تعالیٰ کا خاموش رہنا تعجب انگیز ہوتا۔ یہ کس طرح ہو سکتا تھا کہ وہ اپنے فرشتوں کو حرکت میں نہ لاتا اور اپنے وعدہ "انا لہ لحافظون" کو فراموش کر دیتا۔ لہٰذا اس نے اس زمانے کے عصر یتی طاقتوں کے مطابق مقابلہ کے لئے ایک ایسے شخص کو مبعوث فرمایا۔ جس کو اس نے انبیاء علیہم السلام کے حلل سے مزین فرمایا ہے تاکہ وہ الحاد اور عیسائیت کے دوہرے حملوں کے علی الرغم صراط مستقیم کو نمایاں کرے اور توحید باری تعالےٰ اور آنحضرت صلعم کی رسالت کا جھنڈا دنیا کے ہر کنارے پر نصب کرے۔

اس وقت جو فرقہ بندی ہے۔ وہ الٰہی پروگرام کی فراموشی اور اس سے انحراف کی وجہ سے ہے۔ مجدد دین کا منبع چونکہ ایک ہی ہے۔ اور وہ خدا تعالےٰ ہے۔ جس نے "ذکر" نازل کیا ہے۔ وہ ایک ہی صراط مستقیم پر ہوتے ہیں۔ اسی لئے وہ فرقہ بندی کی وجہ نہیں ہو سکتے۔ البتہ جو لوگ ان سے منحرف ہو کر اپنی عقلوں میں مگن رہتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ ہم خود فہم قرآن و سنت رکھتے ہیں۔ وہ اپنی اپنی عقل کی وسعت کے مطابق نئی نئی پگڈنڈیاں نکالتے ہیں اور دین کا ایک پہلو لے کر افراط تفریط میں پڑ جاتے ہیں۔ جس کی بین مثال ان لوگوں میں ملتی ہے جو "اسلام سیاست ہے اور سیاست اسلام ہے" کا نعرہ لگاتے ہیں اسلام ساری زندگی پر حاوی ہے۔ سیاست زندگی کا ایک پہلو ہے خواہ وہ کتنا ہی اہم کیوں نہ ہو۔ وہ پورا اسلام نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس پہلو پر غلو کی حد تک زور دینے والے فساد فی الارض کے آسانی سے مرتکب ہو جاتے ہیں۔

بہرحال اسلامی تعلیمات کا فروغ ٹکڑے ٹکڑے ہرگز نہیں ہو سکتا۔ بلکہ اس کے فروغ کے لئے لازمی ہے کہ پورے اسلام کی تحریک برپا کی جائے۔ جو اللہ تعالےٰ اپنے مجددین کے ذریعہ ہمیشہ برپا کرتا ہے۔

عراق کیلئے ایٹمی ہتھیار

بغداد ۲۲ جولائی۔ نائب وزیر خارجہ روس نے ایک بیان میں کہا کہ عراق کی طرف سے ایٹمی ہتھیاروں کے لئے درخواست کی گئی تو روس اس پر ہمدردانہ غور کرے گا۔ عراق میں ایم آئی جی قسم کے روسی طیارے بھاری گاڑیاں اور ٹینک وغیرہ پہلے ہی موجود ہیں۔

سابق وزیر کے متعلق رپورٹ طلب کیگئی

کراچی ۲۲ جولائی۔ پولیس کے مقامی افسروں نے ڈھاکہ کے پولیس افسروں سے اس مفہوم کی اطلاع دینے کی درخواست کی ہے کہ مسٹر ابو المنصور سابق مرکزی وزیر مسٹر حبیب الرحمٰن سپرنٹنڈنٹ پولیس کراچی کے سامنے کیوں پیش نہیں ہوئے جو ان سے بدعنوانی کے ایک مقدمے کے سلسلہ میں پوچھ گچھ کرنے کے متمنی تھے اطلاع ملی ہے کہ ڈھاکہ سے اطلاع آنے کے بعد کراچی کے پولیس افسر مسٹر منصور کے خلاف کارروائی کریں گے۔

مغربی پاکستان میں ایک سال کے اندر ساڑھے تین سو پرائمری سکول قائم کئے جائیں گے

لاہور ۲۲ جولائی معلوم ہوا ہے حکومت مغربی پاکستان آئندہ سال جولائی تک صوبے میں ساڑھے تین سو مزید پرائمری سکول کھولے گی - اس مقصد کے تحت سات سو اساتذہ بھرتی کرنے اور سکولوں کی عمارات کے لئے قریباً نو لاکھ روپے مخصوص کئے گئے ہیں۔

سرکاری اعداد و شمار کے مطابق اس وقت مغربی پاکستان میں سکول جانے کی عمر رکھنے والے بچوں کی تعداد ترین لاکھ ہے - جس میں اندازاً سولہ لاکھ بچے اس وقت تک سکولوں میں زیر تعلیم ہیں - ان باقی ستائیس لاکھ بچوں کو پرائمری تعلیم کی سہولتیں مہیا کرنے کے علاوہ حکومت کو ان ہزاروں بچوں کے لئے بھی ابتدائی تعلیم کے انتظامات کرنا ہونے ہیں جو ہر سال سکول جانے کی عمر کو پہنچتے ہیں۔

مختلف علاقوں میں زیر تعلیم طلباء کی تعداد مختلف ہے۔ کم گنجان آباد علاقوں میں ایک اسکول میں صرف ایک استاد ہوتا ہے۔ اس منصوبے کے تحت ہر سکول میں دو اساتذہ رکھے جائیں گے اور اس کے بعد علاقائی ضروریات کے مطابق اس میں رد و بدل بھی کیا جائے گا جو ساڑھے تین سو سکول کھولے جائیں گے۔ ان کے علاوہ لاہور ریجن (بشمول راولپنڈی ڈویژن) میں مڈل تعلیم کی پانچ سالہ توسیعی سکیم کے ماتحت ڈیڑھ سو نئے پرائمری سکول کھولے جائیں گے۔

بکریوں کے قلع قمع کیلئے پروگرام

لاہور ۲۲ جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت نے بکریوں کے قلع قمع کے بارے میں جو پروگرام تیار کیا ہے۔ اس کے مطابق ہر سال چند اضلاع ایسے مقرر کئے جائیں گے جہاں بکریوں کا خاتمہ کیا جائے گا۔ اسی طرح بھیڑوں کے مقابلہ میں ذبح کی جانے والی بکریوں کا زیادہ تناسب مقرر کیا جائے گا۔ جن علاقوں میں بکریاں چرانے کی ممانعت کی جائیگی وہاں بھیڑیں پالنے والوں کی امداد حکومت کی طرف سے کی جائے گی۔

لائلپور میں دو انچ بارش

لائلپور ۲۳ جولائی۔ کل صبح یہاں دو انچ بارش ہوئی جس سے شہر کے نشیبی علاقوں میں پانی بھر گیا اور کئی سڑکیں زیر آب آگئیں۔ پیپلز کالونی میں کئی کچے مکانات گر گئے۔ بارش صبح دس بجے شروع ہوئی اور ڈیڑھ گھنٹہ تک جاری رہی۔ بارش کی وجہ سے ٹیلیفون کا نظام بھی کئی گھنٹے تک خراب رہا۔

امریکی ترقیاتی فنڈ سے سات کروڑ ڈالر قرض لئے جائیں گے

کراچی ۲۲ جولائی۔ مغربی پاکستان کے پانی اور بجلی کے ترقیاتی ادارے کی طرف سے امریکہ کے ترقیاتی قرضہ فنڈ سے سات کروڑ ڈالر قرض حاصل کیا جائے گا۔ اس ادارے کے صدر مسٹر غلام فاروق واشنگٹن جانے کی نیت سے عازم تہران ہوگئے۔ انہوں نے روانگی سے قبل بتایا کہ میں اس قرضے کے سلسلے میں متعلقہ افسروں سے ابتدائی بات چیت کروں گا۔

اس سے پیشتر بھی یہ ادارہ ایک معاہدہ پر دستخط کر چکا ہے۔ جس کے مطابق پاکستان کو پانچ کروڑ چالیس لاکھ ڈالر قرض ملے گا مسٹر فاروق واشنگٹن میں جب قرضے کیلئے گفت و شنید کریں گے تو اس کے علاوہ ہوگا مسٹر فاروق نے کہا کہ نئے قرضے سے وہ سارے واجبات پورے ہو سکیں گے جو دریائے کنہار کی پن بجلی کے منصوبے کے سلسلے میں برداشت کرنے پڑیں گے۔

مسٹر فاروق نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ دریائے حب پر بند تعمیر کرنے کا کام ایک ہفتے میں شروع ہو جائے گا جس پر چھ کروڑ روپیہ صرف ہوگا۔ اس بند کی تکمیل کے بعد کراچی کے شمال میں اسی ہزار ایکڑ اراضی سرسبز ہو جائے گی۔

شمالی عراق میں لڑائی اب بھی جاری ہے

قاہرہ ۲۲ جولائی۔ یہاں جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں ان سے معلوم ہوا ہے کہ شمالی عراق میں کرکوک کے تیل کے علاقے میں اب بھی لڑائی ہو رہی ہے جہاں ایک ہفتے قبل فوج کے کرد دستوں نے بغاوت کر دی تھی۔ جس کے بعد تشدد آمیز سرگرمیوں کا اب تک جاری ہے۔

قاہرہ کے اخبارات نے لکھا ہے کہ یہ بغاوت کمیونسٹوں کی اس سازش کا حصہ ہے کہ عراق انتشار اور بدنظمی پھیلائی جائے۔ متحدہ عرب جمہوریہ کی خبر رساں ایجنسی سے اطلاع دی ہے کہ عراقی فضائیہ کے طیاروں نے باغیوں کے اڈوں پر بمباری کی ہے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ عراقی حکومت نے اس علاقے میں کمک بھیج دی ہے۔

مرکزی سکرٹریٹ کے ضروری شعبے اسی سال راولپنڈی منتقل کر دیئے جائیں گے

ڈپٹی کمشنر راولپنڈی کو مرکزی حکومت کیلئے عمارتیں حاصل کرنے کے اختیارات سونپ دیئے جائیں گے۔

کراچی ۲۳ جولائی۔ مرکزی سکرٹریٹ کے ضروری شعبے موجودہ سال ختم ہونے سے پہلے راولپنڈی منتقل کر دئے جائیں گے۔ اور یہ اقدام نئے دارالحکومت کے قریب مرکزی حکومت کی بتدریج منتقلی کا پہلا مرحلہ ہوگا۔ ایک پریس نوٹ میں اعلان کیا گیا ہے کہ مختلف وزارتوں کے مشورے سے یہ بات طے کی جا رہی ہے کہ منتقل کئے جانے والے شعبوں کا عملہ کتنا ہوگا۔ ان کے علاوہ ایک قانون کی رو سے ڈپٹی کمشنر راولپنڈی کو اختیارات دیئے جا رہے ہیں کہ وہ راولپنڈی میں مرکزی حکومت کی ضرورتوں کے لئے عمارتیں حاصل کر سکتے ہیں۔ اور ان کا مناسب کرایہ مقرر کر سکتے ہیں۔

اعلان میں کہا گیا ہے کہ ایک **سرکاری** کمیشن مقرر کیا جا رہا ہے جو نئے دارالحکومت کی تعمیر کے لئے ایک ہمہ گیر منصوبہ تیار کرے گا۔ توقع ہے کہ یہ منصوبہ تین سے چھ ماہ تک مکمل ہو جائے گا۔ اور اس کے بعد نئے دارالحکومت میں سرکاری عمارتوں، سفارتوں اور رہائشی مکانات کے لئے علاقے مخصوص کئے جائیں گے۔ ابھی تک نئے دارالحکومت کی تعمیر پر اخراجات کا کوئی صحیح اندازہ نہیں لگایا گیا ہے۔ لیکن توقع ہے کہ تقریباً پندرہ سال میں مرکزی حکومت کو پچاس کروڑ روپے سے زیادہ خرچ نہیں کرنا پڑے گا۔ ایک پریس نوٹ کے مطابق یہ اعلان کیا جا چکا ہے کہ مرکزی حکومت کے ایک حصے کو غالباً مستقبل قریب میں راولپنڈی منتقل کیا جائے گا۔ اس سوال کا مزید جائزہ لینے پر پتہ چلا کہ مرکزی سکرٹریٹ کے ضروری شعبوں کو اس سال کے اختتام سے پہلے راولپنڈی منتقل کیا جا سکتا ہے متعلقہ وزارتوں کے مشورے سے منتقل کئے جانے والے شعبوں کے متعلق تفصیلات طے کی جا رہی ہیں۔ یہ اقدام سطح مرتفع پوٹھوہار میں نئے دارالحکومت کے قریب مرکزی حکومت کو بتدریج منتقل کرنے کے سلسلہ میں پہلا مرحلہ ہوگا۔ مرکزی حکومت چاہتی ہے کہ جس علاقے میں نیا دارالحکومت تعمیر کیا جانے والا ہے۔ اسے سرمائے کی گنجائش کے مطابق جلد از جلد ترقی دی جائے۔ لیکن توقع ہے کہ مرکزی حکومت کو تقریباً پندرہ سال میں پچاس کروڑ روپے سے زیادہ خرچ نہیں کرنا پڑے گا۔ دارالحکومت کمیشن مقرر کیا جا رہا ہے۔ کمیشن سے کہا جائے گا کہ نئے دارالحکومت کے علاقے کیلئے ایک ہمہ گیر منصوبہ تیار کرے اور اس کام کو اولیت دی جائے۔ توقع کی جاتی ہے کہ یہ منصوبہ تین سے چھ مہینوں میں مکمل ہو جائے گا۔

جب یہ ہمہ گیر منصوبہ تیار ہو جائیگا۔ تو سرکاری عمارتوں، سفارتوں، کاروباری اور رہائشی علاقوں کے لئے جگہیں مخصوص کی جائیں گی۔ نئے دارالحکومت کے علاقے میں لوگوں کو پلاٹ خریدنے کی اجازت ہوگی۔ اور وہ ان پر اسکیم کے مطابق عمارتیں تعمیر کر سکیں گے۔ دریں اثناء لوگوں کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ ملحقہ علاقوں میں کوئی سرمایہ نہ لگائیں۔ تجویز ہے کہ شہر راولپنڈی اور اس کے ارد گرد عمارتوں کی تعمیر پر کنٹرول کیا جائے تاکہ نئے دارالحکومت سے متصل علاقے میں بے ترتیبی سے عمارتیں نہ بنیں۔ اور اس علاقے کی ترقی بے ڈھنگے پن سے نہ ہو سطح مرتفع پوٹھوہار میں زمین کی قیمتیں وہی رکھی جائیں گی۔ جو یکم جنوری ۱۹۵۹ء میں تھیں۔ جو لوگ نئے دارالحکومت کے علاقے میں آباد ہیں۔ انہیں وہاں رہنے اور اپنی زمینوں کو کاشت کرنے کی اجازت ہوگی۔ تاوقتیکہ دارالحکومت کی تعمیر کے لئے انکی زمینوں کی ضرورت پڑے جو کاشتکار معاوضے میں زمین لینا چاہیں گے انکے لئے مغربی پاکستان کے کسی اور علاقے میں قابل کاشت زمین مہیا کرنیکی کوشش کی جائے گی۔

پریس نوٹ میں کہا گیا ہے کہ ایک قانون نافذ کیا جانے والا ہے ۞

۞ جس کی رو سے مرکزی حکومت کی طرف سے ڈپٹی کمشنر راولپنڈی کو مرکزی حکومت کی ضرورتوں کے لئے عمارتیں حاصل کرنے اور ان کا مناسب کرایہ مقرر کرنے کے اختیارات دئے جائینگے مکانات اور عمارتوں کے مالکوں کو اپنی عمارتیں ڈپٹی کمشنر راولپنڈی کی تحریری اجازت کے بغیر کرائے پر اٹھانے کی ممانعت کر دی ہے اگر ڈپٹی کمشنر درخواست دئے جانے کے ایک ماہ کے اندر کوئی حکم نہ جاری کریں تو یہ سمجھا جائے گا کہ مالک مکان کو اجازت دے دی گئی ہے۔ کرایہ دار جو عمارتیں یا مکان کرائے پر اٹھائیں گے۔ اس پر بھی اس قانون کا اطلاق ہوگا ۞

۞ جن علاقوں پر اس پابندی کا اطلاق ہوتا ہے ان کے متعلق اعلان کیا جا رہا ہے

مغربی پاکستان میں دُور دُور تک بارش

راوی، جہلم اور ستلج کے طاس کے علاقے میں زبردست بارش کا امکان

لاہور ۲۳ جولائی۔ آج لاہور کے علاوہ گوجرانوالہ، سیالکوٹ، لائلپور، گجرات، الیہ، گوجرخان، خوشاب، جہلم، کوٹ عباس اور مغربی پاکستان کے دور دراز علاقوں میں زبردست بارش ہوئی محکمہ موسمیات کے مطابق آئندہ چوبیس گھنٹوں میں راوی، جہلم اور ستلج کے طاس کے علاقوں میں زبردست بارش کا امکان ہے لیکن ابھی تک کسی بھی دریا میں پانی کے چڑھاؤ کی اطلاع نہیں ملی۔ راوی کی سطح کل رات ۲۲ فٹ ۸ انچ تھی اور پانی کا اخراج ۱۲ ہزار ایک سو کیوسک تھا سب سے زیادہ بارش گوجرانوالہ میں ہوئی ہے۔ چنانچہ وہاں شام تک ۴ انچ بارش ہو چکی تھی اور مسلسل تین گھنٹے بارش کی وجہ سے شہر کے اکثر علاقوں میں پانی جمع ہو گیا۔ چنانچہ ایک بچے کے ڈوب جانے کی اطلاع ملی ہے۔ اسی طرح گوجرخان میں صبح ۶ بجے بارش ہوئی اور دس بجے تک موسلا دھار بارش جاری رہی۔ لائلپور میں آج ¾" سیالکوٹ میں ۲" گجرات ۳" اور جہلم میں ½" بارش ہوئی ہے۔

گجرات میں پچھلے ۳۶ گھنٹوں میں تند بارش ہوئی ہے۔ جس سے شہر کی سڑکوں پر پانی کھڑا ہو گیا ہے۔ پہاڑی نالوں میں طغیانی آ جانے سے ضلع کے شمالی مشرقی علاقوں میں گاڑیوں کی آمد و رفت بند ہو گئی ہے۔ منگل کو لالہ موسیٰ اور کھاریاں کے درمیان جرنیلی سڑک پر دو گھنٹے آمد و رفت بند رہی۔ کیونکہ نہجانی کا نہر کے قریب سڑک زیر آب آ گئی تھی دریائے چناب میں بھی پانی چڑھ رہا ہے

ولادت

عزیزم برکات احمد صاحب ذبیح ٹیچر حال حیدرآباد کے ہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۹ جولائی ۱۹۵۹ء لڑکا تولد ہوا۔ نومولود خاکسار کا پوتا اور چوہدری محمد صدیق صاحب مرحوم مکینک کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت نومولود کی صحت اور درازی عمر خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائیں

خاکسار صوفی غلام محمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۲۷۰ الف کا چھیلو ننکر یارگر